ارتداد کا سیلاب
اور اس کی تباہی

مؤلف:

ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی

تاراپٹی، دھنوشا (نیپال)

ناشر:

کنز الایمان فاؤنڈیشن، تاراپٹی (نیپال)

آئے دن مسلم لڑکیاں غیروں کی ناپاک سازش میں مبتلا ہوکر ارتداد کی شکار ہورہی ہیں، اس کے برے انجام سے آگاہی اور اس کی روک تھام کے لئے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں پیش ہے ایک خوب صورت رسالہ بنام:

ارتداد کا سیلاب

اور اس کی تباہی

(مؤلف)

گدائے مصطفیٰ

ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی

متصلا بہاری نگرپالیکا، تاراپٹی دھنوشا (نیپال)

ناشر:

کنزالایمان فاؤنڈیشن ،تاراپٹی(نیپال)

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ

نام کتاب : ارتداد کا سیلاب اور اس کی تباہی

تالیف : گدائے مصطفیٰ ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی عفی عنہ
متھلا بہاری نگر پالیکا، تاراپٹی دھنوشا (نیپال)

نظر ثانی : مفتی کلام الدین نعمانی مصباحی امجدی، بنوٹا، مہوتری (نیپال)
نائب ایڈیٹر: ہفت روزہ اخبار ''نیپال اردو ٹائمز''

تاریخ تالیف: جمادی الاولیٰ ۱۴۴۶ھ مطابق نومبر ۲۰۲۴ء

زیر سایہ کرم: والد محترم حضرت مولانا محمد ضمیر الدین قادری صاحب اطال اللہ عمرہ

سنہ طباعت:

ناشر : کنزالایمان فاؤنڈیشن، متھلا بہاری نگر پالیکا، تاراپٹی دھنوشا (نیپال)

باہتمام : مجمع البرکات اکیڈمی، خانقاہ برکات لہنہ شریف جنکپور (نیپال)

ملنے کے پتے:

کنزالایمان فاؤنڈیشن، تاراپٹی دھنوشا (نیپال)
مدرسہ سیدہ فاطمہ للبنات، جلیشور (نیپال)
جامعہ حضرت فاطمہ للبنات، تاراپٹی مشرقی محلہ (نیپال)
جامعہ رابعہ بصریہ للبنات، لہان سرہا (نیپال)
جامعہ برکات مدینہ روضہ شریف (نیپال)
الامین نیشنل اکیڈمی، لہان (نیپال)

www.barkatussunnah.com

فہرست

نمبر شمار	مشمولات	صفحہ نمبر
1	تقریظ جلیل	5
2	کچھ باتیں	7
3	دین سے پھرنے کی بلا	8
4	دین فروشی اور فرمان مصطفیٰ ﷺ	9
5	مذہب اسلام چھوڑنے کا انجام وعذاب	10
6	مسلم نوجوانوں کی بے راہ روی اور ہماری ذمہ داریاں	11
7	گارجین کی ایک اہم ذمہ داری	12
8	موجودہ حالات اور اہل علم کی ذمہ داریاں	13
9	ایمان کی میٹھاس منصب وزر سے بڑھ کر ہے	13
10	اپنے ایمان کا سوداکرنے والوں کا بھیانک انجام	14
11	حضرت ام سلیم کا ایمان افروز واقعہ	19
12	نگاہوں اور پارسائی کی حفاظت	20
13	حضرت فاطمہ کا باپردہ جنازہ	21
14	حضرت ام خلاد اور پردہ کا اہتمام	22
15	نابینا سے بھی پردہ۔۔ مسلمان مرد بھی نگاہوں کا پردہ کریں	22
16	بے پردہ رہنے والی عورتوں کا انجام	24
17	زنا گناہ عظیم ہے	25
18	بنات والے توجہ دیں	26
19	معلمات بھی توجہ دیں	27
20	جلوس محمدی والے بھی توجہ دیں	28

تقریظ جلیل

از: حضرت مولانا مفتی محمد قمرالزماں مصباحی

ڈائریکٹر ادارہ لوح وقلم، سعد پورہ، مظفر پور، بہار (انڈیا)

اسلام ہی دنیا کا سب سے مقدس، مطہر، محتشم، محترم، صاف وشفاف اور اہم مذہب ہے جس کی صداقت ودیانت، عظمت ورفعت، شہرت ومقبولیت، اس کے پاکیزہ اصول وضوابط، دنیا وآخرت کو روشن و تابناک بنانے والے قوانین اور اس کی ہمہ گیری کے سامنے ہر مذہب کے دانشوروں نے اپنی جبین نیاز خم کیا ہے۔ ہاں کچھ بیمار ذہنوں نے اس کی عظمت وآفاقیت پر انگشت نمائی کی مگر یہ سب ان کی کج فکری کا نتیجہ ہے اور اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

خدا کے قرب کی لذتوں سے سرشاری اور باغ فردوس کی بہاروں سے لطف اندوزی کے جو سنہرے مواقع اللہ ربّ العزت کی لافانی کتاب قرآن کریم کے فرمان اور آقائے کائنات رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی احادیث کریمہ کے زریں اوراق میں پوشیدہ ہیں دیگر مذاہب میں تو اس کا تصور بھی نہیں ہے مگر حیرت اور بالائے حیرت یہ ہے کہ مسلم گھرانے میں آنکھیں کھولنے والے افراد چار دن کی چاندنی کے پیچھے افتاں خیزاں بھاگے جارہے ہیں، جہاں صرف ہلاکت ہے، تباہی ہے، رسوائی ہے، شرمندگی ہے ندامت ہے، پشیمانی ہے، ہر ہر قدم پر آخرت کا خسارہ ہے اور عذاب الٰہی کے بھڑکتے شعلے ہیں۔

یہ جماعت اہل سنت کے لئے مقام مسرت ہے کہ نئی نسل کے علماء نے اپنے ہاتھوں میں دوات وقلم سنبھال لیا ہے اور مسلم سماج کی بے راہ روی، بدچلنی، بے حیائی، عملی پسماندگی اور غیر شرعی حرکات وسکنات پر قرآن وسنت کی روشنی میں اپنی پرسوز تحریروں کے ذریعے صدائے احتجاج بلند کرنا شروع کردیا ہے تاکہ ایک مہذب، تعلیم یافتہ اور دینی واسلامی نکہتوں سے معطر ایک باوقار اور پاکیزہ معاشرے کی تشکیل عمل میں آئے۔ اسی کی ایک پرخلوص کاوش "دین سے پھرنے کا انجام" ہے جس کے مرتب حضرت مولانا مفتی ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی ملک نیپال کے

باشندہ اور بغرض ملازمت دوحہ قطر میں قیام پذیر ہیں۔

مولانا موصوف جماعتی درد رکھنے والے نوجوان عالم دین اور مخلص داعی ہیں آپ نے اپنے اس مختصر رسالہ میں اپنے مشاہدات، قلبی احساسات اور ملی کرب کو لفظوں کا لباس دے کر قوم وملت کی بہن بیٹیوں کی اصلاح حال کا ایک مقدس فریضہ انجام دیا ہے اور مردہ دلوں میں ایمانی بیداری کی روح پھونکنے کی ایک پر خلوص کوشش کی ہے۔ پڑھنے کے بعد یہ محسوس ہوا کہ آپ کی تحریروں کے ہر جملے سے فلاح دارین کے اجالے برس رہے ہیں اور یہ کوئی دردمند دل ہی ایسا کر سکتا ہے۔

آج کے اس حساس موضوع پر قلم اٹھانے کا اصل مقصد اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہمارے معاشرے کے مرد و عورت، نوجوان لڑکے لڑکیاں اور بچے بوڑھے جو غیر شرعی کردار کے مرتکب ہیں یا نوجوان لڑکیوں کے قدم ارتداد کی طرف بڑھ رہے ہیں اس سے روکنا اور مذہب اسلام پر سختی سے قائم رہنے کی پر جوش دعوت دینا ہے اور بس۔

میں نے اس مختصر رسالہ کا مطالعہ کیا انداز بیان سادہ اور سہل ہے، قرآن وحدیث سے آراستہ یہ رسالہ ہر شخص کے لیے یکساں طور پہ مفید اور کارآمد ہے۔ خدا کرے کہ یہ رسالہ ہر پڑھنے والے کے دل و دماغ میں اتر جائے اور ان کی دنیا وآخرت کی اصلاح کا ذریعہ ثابت ہو۔

محمد قمر الزماں مصباحی
ڈائریکٹر ادارہ لوح وقلم
سعد پورہ، مظفر پور، بہار (انڈیا)

کچھ باتیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

۲۹/رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ مطابق ۲ءجون ۲۰۱۹ء میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول معظم محمد عربی ﷺ کی رضا کی خاطر اس فقیر برکاتی نے چالیس احادیث کریمہ پر مشتمل ایک مختصر رسالہ ترتیب دیا تھا، جسے ربیع الاول ۱۴۴۶ھ مطابق ستمبر ۲۰۲۴ء میں نظر ثانی اور کچھ حذف و اضافہ کے بعد بنام "اربعین مشکوٰۃ" اپنی جیب خاص سے چھپوا کر تقسیم کروایا تھا۔ اسی رسالہ کی آخری حدیث کے تحت حالات کے پیش نظر ارتداد کے حوالے سے کچھ تفصیلی گفتگو کی تھی۔ پھر خیال آیا کہ اس میں کچھ مزید ضروری ہدایات اور مضامین حالات کے پیش نظر اپنے اسلامی بھائی اور بہنوں کی رہنمائی اور اصلاح کے لئے شامل کر کے مستقل ایک رسالہ کی شکل میں اردو اور ہندی ہر دو زبانوں میں شائع کیا جائے اور مفت تقسیم کی جائے تاکہ اس سے استفادہ کرنا مزید آسان ہو جائے۔ بس اسی جذبہ اخلاص کے ساتھ اسلامی بھائی اور بہنوں کی خیر خواہی کے پیش نظر اس حدیث کی تشریح و توضیح اور اس مبارک حدیث کے اشاریات کی تفصیل کرنی شروع کر دی اور قرآن و احادیث سے استفادہ کرتے ہوئے مفید مواد و مضامین کا اضافہ کرتا گیا، وقفہ وقفہ سے یہ کام کرتا رہا اور پھر جمادی الاولیٰ ۱۴۴۶ھ کے پہلے ہفتہ میں ایک تفصیلی رسالہ تیار ہو گیا۔

چوں کہ ہمارے علاقوں میں اکثر مرد و عورت، نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اردو پڑھنا نہیں جانتے اس لئے ان کے لئے اردو کے ساتھ ہندی میں بھی یہ کتاب شائع کی جا رہی ہے اور ان شاء اللہ اگر کوئی صاحب اسے نیپالی زبان میں ترجمہ کر دیں تو ان کے شکریہ کے ساتھ نیپالی زبان میں بھی شائع کی جائے گی۔

ابو العطر محمد عبد السلام امجدی برکاتی عفی عنہ (تاراپٹی) حال مقیم دوحہ قطر

۸/جمادی الاولیٰ ۱۴۴۶ھ مطابق ۱۱/نومبر ۲۰۲۴ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَعَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ ۔

دین سے پھرنے کی بلا:

آج ہندوستان کے اکثر شہروں اور ضلعوں میں دیکھا وسنا جاتا ہے، اور یہ بات اخبار میں بھی آئے دن پڑھنے کو ملتی ہے اور سوشیل میڈیا کے ذریعہ دیکھی اور سنی جاتی ہے کہ مسلم لڑکیاں اسلام سے پھر کر ہندو دھرم کو اپنا رہی ہیں، جس سے دل رنجیدہ ہو جاتا ہے۔

اور اب یہ وبا ملک نیپال میں بھی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ بلاشبہ یہ بہت ہی افسوسناک، دل دہلا دینے والا حادثہ اور بہت بڑا فتنہ ہے، مسلم دینی و سماجی اور سیاسی قائدین و رہنما کو بالعموم اور ان نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے گارجین کو اس بارے میں سوچنے اور اسے روکنے کے لئے کچھ مضبوط تدبیریں اختیار کرنی ہوں گی۔

جو لڑکیاں کسی بھی لالچ میں یا لڑکے کے ہوس و حرص کی جال میں پھنس کر یہ قدم اٹھا رہے ہیں اس میں ان کا اپنا سب سے زیادہ نقصان ہے کہ دین حق سے پھر جانا، مذہب اسلام کے راستہ سے ہٹ جانا اور ایک سچے اور پیارے دھرم اسلام کو چھوڑ کر کسی باطل دھرم کو اپنا لینا، یہ کوئی معمولی جرم و گناہ نہیں، بلکہ ذلت و رسوائی کا باعث اور جہنم کی دہکتی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جلنے کا سبب ہے۔ یہ تو اپنا اپنا مقدر ہے کہ کسی کو ایمان کی دولت اور اس پر استقامت نصیب ہوتی ہے اور وہ دینی و دنیاوی سعادتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے، اور کسی کو کفر و ارتداد کی تاریک دنیا اور جہنم کی ہولناک وادیاں جن میں انہیں ہمیشہ رہنا ہے۔

مسلم لڑکے اور لڑکیوں کے گارجین کو بھی اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اور مسلم لڑکوں اور لڑکیوں کو اپنے انجام کی فکر کرتے ہوئے اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ جو کوئی مسلمان کسی بھی لالچ میں یا کسی جھوٹی محبت کی جال میں پھنس کر، یا مال اور اچھی نوکری کے جھانسے میں آکر یا کسی گروپ کے بہکاوے میں بہک کر غیر مسلم لڑکے یا لڑکیوں سے عشق کر بیٹھتے ہیں اور پھر اپنا دھرم بدل

لیتے ہیں اس سے اس کے خاندان والوں کی بدنامی تو ہوگی ہی ساتھ ہی آخرت میں انہیں بڑے بڑے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا، دوزخ کی دہکتی آگ میں جلایا جائے گا، بڑے بڑے زہریلے سانپ اسے کاٹیں گے، کھولتا پانی پلایا جائے گا جس سے جسم کے گوشت گل جائیں گے اور بھی طرح طرح کی سزائیں دی جائیں گی، اس لئے تھوڑے دنوں کے مزے کے لئے، جوانی کے نشہ میں ایسا قدم ہرگز نہ اٹھائیں۔

دین فروشی اور فرمان مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

یہ تو آج ہم دیکھ رہے ہیں اور ذہنی طور پر پریشان ہیں کہ کچھ لوگ دنیا کے بدلے میں اپنے ایمان کا سودا کر رہے ہیں، کہیں سیاسی لیڈران تو کہیں عہدہ کے بھوکے اور کہیں نفس و خواہش کے غلام۔ مگر نبی غیب داں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے چودہ سو سال پہلے اپنی زبان فیض ترجمان سے اس کی پیشن گوئی فرمادی ہے۔

اس بارے میں کچھ عرض کرنے سے قبل ایک حدیث پاک پیش ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتنا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا اَيَبِيعُ دِينَهُ بِعرْض من الدُّنْيَا۔[1]

ترجمہ: ان فتنوں سے پہلے اعمال کرلو جو اندھیری رات کے حصوں کی طرح ہوں گے کہ انسان صبح کرے گا مومن ہوکر اور شام کرے گا کافر ہوکر۔ اور شام کرے گا مومن ہوکر صبح کافر ہوکر اس طرح کہ دنیاوی سامان کے عوض اپنے دین کا سودا کر بیٹھے گا۔

یعنی اس موقع امن و امان کو غنیمت جانو خوب نیکی کرلو، ورنہ ایسے فتنے اٹھنے والے ہیں، ایسی بلائیں آنے والی ہیں کہ انسان کو کچھ نہ سوجھے گا کہ میں کیا کروں، دلوں کے حالات بہت جلد بدل جائیں گے۔ (ایک وقت آئے گا کہ آدمی) معمولی دنیاوی لالچ میں اپنا دین چھوڑ

---

[1] مشکوٰۃ، حدیث: ۵۳۸۳، مسلم شریف، حدیث: ۱۱۸

دے گا، اس زمانہ کے علماء رشوت لے کر غلط فتوے دیں گے، حکام رشوتیں لے کر غلط فیصلے کریں گے، عوام پیسہ لے کر جھوٹی گواہی بلکہ شراب خوری، قتل تک کر دیں گے یہ تو اب دیکھا جارہا ہے۔ (مرآت المناجیح)

مذہب اسلام چھوڑنے کا انجام وعذاب

اس حدیث پاک میں جو فرمایا گیا ہے اس کے پیش نظر موجودہ وقت کا جائزہ لیا جائے تو جو حالات بعض مسلمان مرد و عورت اور نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کے ہیں وہ حدیث پاک کی پیشن گوئی کے مطابق ہیں، جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے۔

بہت سے لوگ دیناوی غرض و مفادات اور حرص و ہوس کے چکر و جال میں پھنس کر، ایمانی کمزوری کی بنا پر اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ اس کے نقصانات دنیا و آخرت میں کیا ہیں۔ ایسے لوگ کسی کا آلہ کار بن کر، کسی عہدہ و منصب کی امید پر کفر وارتداد کی راہ تو اختیار کر لیتے ہیں مگر جن ذہنوں کے ورغلانے پر ایسا کیا گیا ہے ان کی طرف سے جلد ہی دھوکہ دیدیا جاتا ہے، منصب و عہدہ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور ذلت ورسوائی کے ساتھ مسلم سماج کی نظروں میں بھی ذلیل ہوجاتے ہیں اور آخرت تو بھیانک ہو ہی جاتی ہے۔

اسی طرح کچھ لڑکیاں جو اسکول و کالج میں تعلیم حاصل کرتی ہیں یا کوچنگ سینٹرس میں کلاس لیتی ہیں، وہاں غیر مسلم لڑکوں کے بہکاوے میں آکر ان کی عارضی اور دکھاوے کی محبت میں پھنس کر اپنا ایمان گنوا بیٹھتی ہیں اور پھر کچھ دنوں بعد خبر ملتی ہے کہ انہیں ان کے بوائے فرینڈس نے چھوڑ دیا، بیچ دیا، قتل کر دیا، اجتماعی عصمت دری کر کے ہلاک کر دی گئی وغیرہ وغیرہ۔

ایسی لڑکیوں کا کیا حشر ہوتا ہے یہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے، اس لئے مسلم لڑکیوں کو چاہئے کہ اپنے ایمان میں مضبوطی پیدا کریں، اجنبی لڑکوں کے ساتھ خاص طور پر کسی بھی غیر مسلم لڑکوں کے ساتھ دوستی نہ کریں اور نہ موبائل فون کے ذریعہ ان سے بات چیت کریں اور نہ کسی لالچ و بہکاوے میں آئیں، اپنے اندر حیا پیدا کریں، پردہ میں رہیں، گھر سے باہر مارکیٹ وغیرہ میں اکیلے نہ جائیں اور کسی بھی بھیڑ کی جگہ میں تو بالکل نہ جائیں۔

مسلم نوجوانوں کی بے راہ روی اور ہماری ذمہ داریاں:

کچھ مسلم لڑکے بھی غیر مسلم لڑکیوں کے ساتھ عشق کرکے بہک جاتے ہیں، انہیں لے کر بھاگ جاتے ہیں اور بعد میں پتہ چلتا ہے کہ لڑکی کے خاندان والوں نے یا بھگوا دھاری اور ہندو شدت پسند افراد اور تنظیموں نے انہیں بھی موت کے گھات اتار دیا۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جہاں کہیں مسلم لڑکوں نے کسی غیر مسلم لڑکی کے ساتھ عشق لگایا اور انہیں لے کر کہیں فرار ہو گیا تو اس کی سزا اس کے گھر والوں اور محلہ والوں کو بھگتنی پڑی ہے، محلہ میں لوٹ مار، توڑ پھوڑ اور مسلم خواتین کے ساتھ بدتمیزی کرنے کی کوشش کی گئی، گھروں کو جلا دیا گیا، مسجدوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ اس لئے مسلم لڑکے بھی اس طرح کی حرکتیں بند کردیں اور اہل محلہ ایسے اوباش لڑکوں پر کڑی نظر رکھیں۔

نوجوان لڑکے اسلامی اخلاق و کردار اور تعلیمات کو اپنا کر اپنی زندگی اور اپنا ایمان محفوظ کریں اور دنیا و آخرت کو روشن و تابناک بنائیں۔

مسلم لڑکوں اور لڑکیوں کے گارجین بھی یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ارتداد (دین اسلام کو چھوڑنے) کے طوفان کو روکا جائے، اس سیلاب پر مضبوط بند لگائی جائے اور آپ کی اولاد غلط راہ پر چل کر اپنے ایمان کو نہ گنوائیں اور آپ ذلت و رسوائی سے بچیں تو ضروری ہے کہ پہلے خود اسلام کے سپاہی اور فرماں بردار بنیں، اسلامی تعلیمات پر عمل کریں، اپنے ایمان کو مضبوط و مستحکم کریں، دین اور علما سے قریب ہو جائیں، غیر مسلموں کی دوستی سے دور رہیں، اولاد کے سامنے موبائل کا ضرورت بھر ہی استعمال کریں، کسی طرح کا گیم نہ کھیلیں، صالحیت اور تقویٰ اپنے اندر پیدا کریں اور نماز کی پابندی کریں۔

اپنی اولاد کے گھر سے باہر آنے جانے کے اوقات پر خیال رکھیں، بچے کہاں آتے جاتے ہیں، کن سے ملتے جلتے ہیں ان سب پر نظر رکھیں۔ جن اسکول اور کالج میں ایک ساتھ

لڑکے اور لڑکیاں تعلیم حاصل کرتے ہوں ایسے اسکول کالج کے بجائے ان اسکول اور کالج میں داخلہ کروائیں جہاں لڑکے اور لڑکیوں کا الگ الگ انتظام ہو۔

عرس و تعزیہ داری کے غیر شرعی اخراجات سے بچ کر غیر مخلوط تعلیمی نظام کے قیام پر بھرپور توجہ دی جائے اور محفوظ ماحول میں معیاری تعلیم کا انتظام کیا جائے۔ ان کے ہاتھوں میں اخلاق و کردار کو سنوارنے والی کتابیں دی جائے اور روزانہ مطالعہ کرنے کی ترغیب دلائی جائے۔

ٹیوشن کلاس کے نام پر اجنبی لڑکوں سے اختلاط کا موقع نہ دیا جائے، کسی ٹیچر یا ساتھی طالب علم کے گھر پر کسی تعلیمی ضرورت کے نام سے بھی جانے کی اجازت نہ دی جائے، کالج لانے لے جانے کا خود انتظام کیا جائے۔ اینڈرائڈ موبائیل اور اسکوٹی نہ دی جائیں۔

گارجین کی ایک اہم ذمہ داری:

ماں باپ پر اپنی اولاد کی بے راہ روی روکنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ غیر مسلم لڑکیوں کی دوستی سے بھی روکا جائے کہ غیر مسلم سہیلیوں کا غلط راستہ پر چلنے میں اہم رول ہوتا ہے۔ اپنی بچیوں کے مسائل اور ان کو پیش آنے والی پریشانیوں پر توجہ دیں اور ان کی جائز ضرورتوں کی تکمیل میں وسعت بھر کوشش کریں۔ اگر بچیاں کسی تعلیمی ضرورت سے انٹرنیٹ استعمال کر رہی ہیں تو ان کی بھرپور نگرانی کی جائے، اس لیے کہ بھٹکنے اور بہکنے کے اکثر دروازے انٹرنیٹ کے ذریعہ کھلتے ہیں۔ اور فیس بک، انسٹاگرام، ٹک ٹاک وغیرہ ایپس موبائل میں نہ رکھنے دیں۔ نیز ہمارے مسلم معاشرہ کا متمول طبقہ اور بااثر علمی شخصیات باہمی مشورہ سے مسلم لڑکے اور لڑکیوں کے لئے الگ الگ ایسے ادارے اپنے اپنے علاقہ کے صدر مقام پر بنائیں جہاں دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم کا سلیقہ مند انتظام ہو اور مخلوط تعلیم اور کفری ترانوں کے زہر سے ہمارے بچوں کا دل و دماغ اور روح محفوظ رہیں، ورنہ یاد رکھیں ہمیں اس لاپرواہی کا نتیجہ بڑی بھیانک صورت میں بھگتنا پڑے گا جس کے اثرات تو ابھی ہی سے ظاہر ہیں اور مستقبل کے لئے تو یہی امید و دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خیر فرمائے۔ اور اس لاپرواہی اور اس کے بھیانک نتائج و اثرات کا جواب و حساب تو قیامت دن دینا ہی پڑے گا۔

صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم

موجودہ حالات اور اہل علم کی ذمہ داریاں:

موجودہ صورت حال میں اہل علم پر بھی ضروری ہے کہ ارتداد کے اسباب اور اس کے علاج سے مسلمانوں کو آشنا کریں، صرف جمعہ اور اسٹیجی محفلوں تک ہی خود کو محدود نہ کریں، بلکہ معاشرہ کا جائزہ لیتے رہیں، محلہ کی خبرگیری کرتے رہیں، اہل محلہ سے، کمیٹی والوں سے اور بااثر افراد سے تبادلہ خیال کر کے حالات سے نپٹنے اور فتنہ ارتداد کو روکنے کے لئے لائحہ عمل تیار کرتے رہیں۔ نوجوانوں کی تربیت کا پروگرام بنائیں، انہیں اہل علم سے جوڑیں، ان کے ساتھ اپنا وقار بحال رکھیں نہ کہ ہنسی مزاق اور بائیک پر بیٹھ کر گردش بازار کریں۔

آج ہندوستان و نیپال کی بات کریں تو جس طرح یہاں تعزیہ داری، بے موقع و محل جلسوں اور نئے پرانے بزرگوں، عالموں، پیروں اور ان کی نسلوں کے عرسوں پر پانی کی طرح پیسے بہائے جاتے ہیں اس حالت سے اللہ کی پناہ! جتنی رقم ان رسومات پر خرچ کرتے ہیں اور جتنی توجہ و فکر اور قوت ان میں صرف کرتے ہیں اس کا دسواں حصہ بھی تعلیم پر فوکس کردیں تو کثیر تعداد میں مسلمانوں کے اپنے اسکول و کالج اور کوچنگ سینٹر ہوں گے، جہاں عصری تعلیم کا بھی اہتمام ہوگا اور دینی تعلیم کا بھی، جہاں لڑکوں کا الگ انتظام اور لڑکیوں کا الگ انتظام۔

مگر نہ ہمارا سماج یہ چاہتا ہے اور نہ ہمارے متمول حضرات اور سجادگان کو تو پیری مریدی اور مال بٹوری کا بازار بند ہونے کا تو ۲۴ گھنٹے خدشہ رہتا ہے۔ الاماشاءاللہ

ایمان کی میٹھاس منصب و زر سے بڑھ کر ہے:

عزیزان ملت اسلامیہ! ایمان بہت بڑی نعمت اور مقدس دولت ہے، دنیا کی کوئی دولت، جاہ و منصب اور نہ کوئی حسن و جمال اس سے بڑھ کر ہے۔ جسے ایمان و اسلام کی دولت لازوال مل گئی اور اس پر استقامت نصیب ہوگئی تو اسے کائنات کی پونجی مل گئی، عقبیٰ کی ضمانت کی کنجی مل گئی، اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی مل گئی، اللہ عزوجل کے پیارے حبیب ﷺ کی غلامی کا ایسا شرف و اعزاز میسر ہوگیا جس کے مقابلے میں دنیا کے کسی تاج و تخت اور عہدہ و منصب کی حیثیت نہیں۔ ایمان کی لذت و حلاوت کے آگے ہر چیز کی لذت و چاشنی پھیکی ہے۔

دیکھیں کریم آقا محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

ثَلَاثٌ مَن كُنَّ فيه وجَدَ حَلَاوَةَ الإيمَانِ: أنْ يَكونَ اللَّهُ ورَسولُهُ أحَبَّ إلَيْهِ ممَّا سِوَاهُمَا، وأَنْ يُحِبَّ المَرْءَ لا يُحِبُّهُ إلَّا لِلَّهِ، وأَنْ يَكْرَهَ أنْ يَعُودَ في الكُفْرِ كما يَكْرَهُ أنْ يُقْذَفَ في النَّارِ۔[1]

ترجمہ: ایمان کی حلاوت اسی کو نصیب ہوگی جس میں تین باتیں پائی جائیں گی۔ (۱) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت جس کے دل میں سب سے زیادہ ہو۔ (۲) جس سے بھی محبت کرے تو صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہی کے لئے کرے۔ (۳) ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹنے سے اس کو اتنی نفرت اور ایسی اذیت ہو جیسے آگ میں ڈالے جانے سے ہوتی ہے۔

یعنی جس طرح انسان کو آگ میں جانا سخت ناگوار و ناپسند ہے اسی طرح ایمان لانے کے بعد بندۂ مومن کو کفر میں جانا تکلیف دہ اور ناپسند ہو۔ بلکہ اگر کبھی خدانخواستہ ایسا معاملہ پیش آجائے کہ ایمان کو بچانے کے لئے اور کفر و شرک سے بچنے کے لئے آگ میں کودنا پڑے تو بخوشی آگ میں چھلانگ لگادیں مگر دولت ایمان نہ جانے پائے، کفر و شرک اور جہنم میں لے جانے والا راستہ ہرگز ہرگز اختیار نہ کریں۔ یہ سچے مومن اور پکے مسلمان کی پہچان ہے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے وصیت کی ہے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا اگرچہ تمھارے (جسم کے) ٹکڑے ٹکڑے کردیئے جائیں اور تم کو جلا دیا جائے۔ (ابن ماجہ)

ایمان کا سودا کرنے والوں کا بھیانک انجام

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی خیر خواہی فرماتے ہوئے انہیں اس راستہ کی نشاندہی واضح طور پر فرمادی جس پر چلنے سے بندوں کو نجات اور کامیابی ملے گی، اگر کوئی اس عمدہ و نفیس اور نجات دینے والے پیغام کو ٹھکراتا ہے اور اپنے ایمان کا سودا کر بیٹھتا ہے، دین اسلام جیسے پاکیزہ اور سعادتوں سے نوازنے والے مذہب کو چھوڑ کر کسی اور باطل دھرم کو اپنائے خواہ دنیا کی کسی بھی چیز کی لالچ میں ایسا

---

[1] بخاری حدیث نمبر: ۱۶؛ مسلم حدیث نمبر: ۴۳

کرے تو اس کا اپنا دینی اور اخروی نقصان ہے، ایسے لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہے، جس میں وہ ہمیشہ کے لئے جلتے رہیں گے اور اس سے نکلنے اور بچنے کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

(1) فَأَمَّا مَن طَغَىٰ وَآثَرَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ"۔ [1]

ترجمہ: تو وہ جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تو بے شک جہنم ہی اس کا ٹھکانا ہے۔ (کنزالایمان)

(2) وَ مَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔ ([2])

ترجمہ: اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں (نقصان اٹھانے والوں میں) سے ہے۔ (کنزالایمان)

(3) وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ''۔ [3]

ترجمہ: اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے پھر کافر ہی مرجائے تو ان لوگوں کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہوگئے اور وہ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(4) وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔ ([4])

ترجمہ: اور جو ایمان سے پھر کر کافر ہوجائے تو اس کا ہر عمل برباد ہوگیا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں ہوگا۔ (کنزالعرفان)

---

[1] النازعات:۳۷۔۳۸۔۳۹

[2] آل عمران:۸۵

[3] البقرہ:۲۱۷

[4] المائدہ:۵

(5)اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لِیَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (36) یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَ مَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنْهَا وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ"۔[1]

ترجمہ: بیشک اگر کافر لوگ جو کچھ زمین میں ہے وہ سب اور اس کے برابر اتنا ہی اور اس کے ساتھ (ملاکر) قیامت کے دن کے عذاب سے چھٹکارے کے لئے دیں تو ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ وہ دوزخ سے نکلنا چاہیں گے اور وہ اس سے نکل نہ سکیں گے اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے۔ (کنزالعرفان)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن جب کافر کو پیش کیا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ اگر تیرے پاس اتنا سونا ہو کہ اس سے زمین بھر جائے تو کیا تو اسے اپنے بدلے میں دینے کو تیار ہو جاتا؟ وہ اِثبات میں جواب دے گا تو اس سے کہا جائے گا: تم سے اس کی نسبت بہت ہی آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ (یعنی ایمان کا)۔[2]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص سے فرمائے گا جسے جہنم میں سب سے کم عذاب ہو گا کہ اگر تیرے پاس زمین کی ساری چیزیں ہوں تو کیا تو انہیں اپنے بدلے میں دے دیتا۔ وہ جواب دے گا: جی ہاں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ”میں نے اس سے بھی آسان چیز تجھ سے چاہی تھی جب کہ تو آدم کی پشت میں تھا کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانا تو تو نے انکار کیا اور میرے ساتھ شرک کرتا رہا۔[3]

---

[1] مائدہ آیت نمبر: ۳۷

[2] بخاری، ج۴ص ۲۵۷، الحدیث: ۶۵۳۸ بحوالہ تفسیر صراط الجنان

[3] بخاری ج۴ص ۲۶۱، الحدیث: ۶۵۵۷ بحوالہ تفسیر صراط الجنان

(6)اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاٰیٰتِنَا سَوۡفَ نُصۡلِیۡہِمۡ نَارًا کُلَّمَا نَضِجَتۡ جُلُوۡدُہُمۡ بَدَّلۡنٰہُمۡ جُلُوۡدًا غَیۡرَہَا لِیَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَزِیۡزًا حَکِیۡمًا"۔[1]

ترجمہ: جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے (کنزالایمان)

(7)"اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَ ظَلَمُوۡا لَمۡ یَکُنِ اللّٰہُ لِیَغۡفِرَ لَہُمۡ وَ لَا لِیَہۡدِیَہُمۡ طَرِیۡقًا اِلَّا طَرِیۡقَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا وَ کَانَ ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ یَسِیۡرًا"۔[2]

ترجمہ: بے شک جنہوں نے کفر کیا اور حد سے بڑھے اللہ ہرگز انہیں نہ بخشے گا نہ انہیں کوئی راہ دکھائے مگر جہنم کا راستہ کہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ اللہ کو آسان ہے۔ (کنزالایمان)

(8)مَنۡ کَفَرَ بِاللّٰہِ مِنۡۢ بَعۡدِ اِیۡمَانِہٖۤ اِلَّا مَنۡ اُکۡرِہَ وَ قَلۡبُہٗ مُطۡمَئِنٌّۢ بِالۡاِیۡمَانِ وَ لٰکِنۡ مَّنۡ شَرَحَ بِالۡکُفۡرِ صَدۡرًا فَعَلَیۡہِمۡ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰہِ ۚ وَ لَہُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمُ اسۡتَحَبُّوا الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا عَلَی الۡاٰخِرَۃِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الۡکٰفِرِیۡنَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ وَ سَمۡعِہِمۡ وَ اَبۡصَارِہِمۡ ۚ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡغٰفِلُوۡنَ لَا جَرَمَ اَنَّہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ"۔[3]

ترجمہ: جو ایمان لاکر اللہ کا منکر ہو سوا اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو، ہاں وہ جو دل کھول کر کافر ہوا، ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کو بڑا عذاب ہے۔ یہ اس لیے کہ انھوں نے دنیا کی زندگی آخرت سے پیاری جانی اور اس لیے کہ اللہ (ایسے) کافروں کو

[1] النساء:۵٦

[2] نساء:١٦٩-١٦٨

[3] النحل: آیت:١٠٩-١٠٦

راہ نہیں دیتا یہ ہیں وہ جن کے دل اور کان اور آنکھوں پر اللہ نے مُہر کر دی ہے اور وہی غفلت میں پڑے ہیں آپ ہی ہوا کہ آخرت میں وہی خراب ہیں۔

(9) اِنَّ اللّٰہَ لَعَنَ الْکٰفِرِیْنَ وَ اَعَدَّ لَھُمْ سَعِیْرًا(64) خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا لَآ یَجِدُوْنَ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا(65) یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْھُھُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰہَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا(66) وَ قَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ کُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا (67) رَبَّنَآ اٰتِھِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَ الْعَنْھُمْ لَعْنًا کَبِیْرًا۔[1]

ترجمہ: بے شک اللہ نے کافروں پر لعنت فرمائی اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے اس میں ہمیشہ رہیں گے اس میں نہ کوئی حمایتی پائیں گے نہ مددگار۔ جس دن اُن کے منہ اُلٹ اُلٹ کر آگ میں تلے جائیں کہتے ہوں گے ہائے کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا۔ اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے تو اُنہوں نے ہمیں راہ سے بہکا دیا اے ہمارے رب اُنہیں آگ کا دونا (دُگنا) عذاب دے اور اُن پر بڑی لعنت کر۔ (کنزالایمان)

(10) نَّآ أَعْتَدْنَا لِلْکَافِرِینَ سَلَاسِلَ وَأَغْلَالًا وَسَعِیرًا''۔ (الدہر ۴)

ترجمہ: بے شک ہم نے کافروں کے لیے تیار کر رکھی ہیں زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی آگ۔

(11) فَلَنُذِیْقَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا عَذَابًا شَدِیْدًا وَّ لَنَجْزِیَنَّھُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ذٰلِکَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰہِ النَّارُ لَھُمْ فِیْھَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَآءً بِمَا کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ[2]۔

ترجمہ: تو بے شک ضرور ہم کافروں کو سخت عذاب چکھائیں گے اور بے شک ہم اُن کے برے سے برے کام کا انہیں بدلہ دیں گے، یہ ہے اللہ کے دشمنوں کا بدلہ آگ اس میں اُنہیں ہمیشہ رہنا ہے، سزا اس کی کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ (کنزالایمان)

---

[1] احزاب: ۶۸-۶۴

[2] حم السجدۃ آیت نمبر ۲۸-۲۷

مسلم نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اوپر کی ان آیتوں کو خوب غور سے پڑھیں اور دیکھیں کہ دین اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دھرم اپنانے والوں کا اور کافروں کے لئے کیسے کیسے سخت عذاب تیار کئے گئے ہیں، اس لئے نوجوان بھائی اور بہنو اپنے ایمان اور دین کا سودا نہ کرو، دنیاوی فائدوں اور چند دن کے مزے کے لئے اپنی آخرت برباد نہ کرو، دین اسلام پر مضبوطی سے قائم رہو، یہ ایسا دین اور پاکیزہ مذہب ہے کہ انسان کفر و شرک کے علاوہ جتنے بھی گناہ کرلے اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادے گا اور جہنم کی آگ اور اس کے عذابوں سے بچالے گا۔

مگر جو شخص کفر کا راستہ اختیار کرلے، دین سے پھر جائے تو اس پر جو عذاب ہوگا وہ ہمیشہ کے لئے ہوگا، کبھی بھی جہنم کی آگ اور اس کے طرح طرح کے سخت عذابوں سے چھٹکارا نہیں ملے گا۔

حضرت ام سلیم کا ایمان افروز واقعہ:

غیر مسلم بوائے فرینڈس کی دکھاوے والی محبت کے جھانسے میں آکر اپنی عزت وایمان کا سودا کرنے والی مسلم لڑکیاں درج ذیل واقعہ پر غور کریں، اسے اپنے سامنے رکھیں اور اپنے ذہن میں ہمیشہ کے لئے بسالیں اور اپنے دین وعزت اور عفت و پارسائی کی چادر کو تار تار ہونے سے بچانے کے لئے فکر مند ہوجائیں۔

دیکھیں یہ حضرت ابوطلحہ ہیں جنہوں نے ابھی اسلام کو اپنایا نہیں تھا، ان کے پاس دولت و ثروت تھی، جب انہوں نے ایک مسلم خاتون حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شادی کا پیغام دیا تو حضرت ام سلیم نے کہا ابوطلحہ آپ جیسے شخص کو رد نہیں کیا جاسکتا مگر بات یہ ہے کہ آپ کافر ہیں اور میں مسلمان ہوں اس لئے میں آپ سے شادی نہیں کرسکتی۔

اے میری بہنو! اس واقعہ سے عبرت حاصل کرو اور اپنے ایمان میں مضبوطی پیدا کرو اور کسی غیر مسلم کی محبت کی جال میں پھنس کر نہ اپنا ایمان برباد کرو اور نہ اپنی عزت کا تماشہ بناؤ، نہ اپنی عزیز جان سے ہاتھ دھو بیٹھو اور نہ خاندان و معاشرہ اور مذہب پر آنچ آنے دو۔ اگر آپ

نے یہ مضبوطی اور غیرت اپنے اندر پیدا کرلی تو یقین جانئے اللہ تعالیٰ آپ سے خوش ہوگا اور آپ کی دنیا و آخرت دونوں کامیاب رہیں گی۔

نگاہوں اور پارسائی کی حفاظت:

اے میری قوم کی بیٹیوں، بہنو! آپ اللہ تعالیٰ کا ڈر اپنے سینے میں پیدا کیجئے، حیا خوبصورت زیور ہے اسے بچا کر رکھئے، اپنے جسم کا کوئی حصہ کھلا نہ رکھئے، سر کے بالوں کو بھی چھپا کر رکھئے، اپنی زینت بھی کسی غیر مرد کے سامنے ظاہر نہ کیجئے جیسا کہ عام طور پر آج کل شادیوں میں دیکھا جاتا ہے کہ عورتیں اور لڑکیا بے پردہ رہتی ہیں، کھلے بال شادی کی پارٹیوں میں جاتی ہیں، آپ ایسا ہرگز نہ کریں، اسلام کی تعلیمات پر عمل کرتی ہوئیں اپنے جسم کا بھی پردہ کریں اور اپنی نگاہوں کا بھی اور اپنی عزت و پارسائی کی حفاظت کریں۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوَاتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرَاتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ۚ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ"۔ (سورہ النور:۳۱)

ترجمہ: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے، اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی مِلک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں، یا وہ بچے جنہیں

عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں، اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار، اور اللہ کی طرف توبہ کرو، اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔(کنزالایمان)

یہ آیت کریمہ ہماری ماں بہنوں کو پردہ کو اپنا کر اپنی عزت و آبر کی حفاظت کی بہترین تعلیم بھی دیتی ہے اور دونوں جہان میں کامیابی اور عزت کی بشارت و ضمانت بھی۔اس لئے ہماری ماں بہنیں اور اسلامی خواتین اس آیت کریمہ کے مطابق زندگی گزاریں، جسم کا کوئی حصہ کھلا نہ رکھیں اور نہ ایسے کپڑے پہنیں جن سے بدن کا کوئی حصہ دکھے۔

غیر محرم کو دکھانے کے لئے بناؤ سنگھار سے بچیں جیسا کہ شادی بیاہ کے موقع پر میک اپ کر کے لوگوں کی غلط نظروں کی شکار ہوتی ہیں۔ نیز حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باپردہ، تقویٰ وطہارت اور پارسائی والی زندگی کو نمونہ عمل بنائیں۔

حضرت فاطمہ کا باپردہ جنازہ:

مروی ہے کہ حضرت خاتونِ جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ کو یہ تشویش تھی کہ عمر بھر تو غیر مردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے اب کہیں وفات کے بعد میری کفن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑجائے !ایک موقع پر حضرت اسماء بنتِ عُمیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عرض کی: میں نے حبشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر درخت کی شاخیں باندھ کر اور ایک ڈولی کی سی صورت بنا کر اس پر پردہ ڈالدیتے ہیں۔ پھر انہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑا اور اس پر کپڑا تان کر خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا کو دکھایا۔اسے دیکھ کر آپ بہت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔ بس آپ کی یہی ایک مسکراہٹ تھی جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد دیکھی گئی۔[1]

---

[1] جذب القلوب ص۱۵۹ بحوالہ تفسیر صراط الجنان)

حضرت ام خلاد اور پردہ کا اہتمام:

حضرت اُمِّ خلاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہو گیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے چہرے پر نقاب ڈالے باپردہ بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئیں، اس پر کسی نے حیرت سے کہا: اس وقت بھی آپ نے منہ پر نقاب ڈال رکھا ہے! آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا نے جواب دیا: میں نے بیٹا ضرور کھویا ہے لیکن حیا ہرگز نہیں کھوئی۔ [1]

نابینا سے بھی پردہ:

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ اور آپ کی دوسری زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے، یہ اس وقت کی بات ہے جب ہمیں پردہ کا حکم دیا جا چکا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِحْتَجِبَا مِنْه فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، اَلَيْسَ هُوَ أَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا، ولا يَعْرِفُنَا؟ فقال النبي ﷺ: فَعَمْيَاوَانِ أَنْتُما أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِه۔"

تم دونوں اس سے حجاب میں چلی جاؤ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ نہ تو وہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں اور نہ پہچان سکتے ہیں، تو حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو؟ کیا تم دونوں اسے نہیں دیکھ رہی ہو؟۔ [2]

مسلمان مرد بھی نگاہوں کا پردہ کریں:

مسلمانو! جس طرح مسلم خواتین کے لئے نگاہوں اور اپنی عزت و آبرو کی حفاظت اور پردہ کا حکم ہے، اسی طرح مسلمان مردوں پر بھی ضروری ہے کہ وہ بھی اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں، کسی اجنبی خاتون سے بے تکلف باتیں نہ کریں، نوجوان لڑکے کسی بھی لڑکی سے موبائل

---

1 ابوداؤد، کتاب الجہاد حدیث نمبر:۲۴۸۸ بحوالہ تفسیر صراط الجنان

2 ابوداؤد: حدیث نمبر ۴۱۱۲، ترمذی حدیث نمبر ۲۷۷۸

سے چیٹنگ نہ کریں، دوستی کرکے ان کے ساتھ پارکوں میں، کلبوں میں، شاپنگ مالوں میں نہ گھومیں کہ یہ بھی شریعت میں گناہ اور منع ہے۔ جیسا کہ آج کل یہ بلا اسکول و کالجز اور کوچنگ سینٹرس میں پڑھنے والے نوجوان لڑکے اور لڑکیوں میں عام ہو چکی ہے، اور یہیں سے زنا کے دروازے کھلتے ہیں اور یہ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اپنے گھر والوں کے خلاف بغاوت کرکے کورٹ میرج کر لیتے ہیں اور گھر سے بھاگ کر کسی کرایہ کے گھر میں رہنے لگتے ہیں اور پھر چند دنوں کے بعد خبر ملتی ہے کہ ہم مذہب نہ ہونے کی وجہ سے، یا ماں باپ کے غصہ کی وجہ سے، یا کسی شدت پسند تنظیم سے جڑے لوگوں نے انہیں موت کے گھات اتار دیا۔

اس لئے میرے اسلامی بھائیو! خود بھی اسلامی تعلیمات اور قرآن و احادیث کے احکام پر عمل کریں اور اپنے بچوں کو بھی اس کے پابند بنائیں اور بیٹیوں کی طرح اپنے بیٹوں کو بھی نگاہوں اور اپنی عزت کی حفاظت کا حکم دیں، اور کسی بھی اجنبی لڑکی سے دور رہنے کی تاکید کریں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ۔[1]

ترجمہ: ایمان والوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہ نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کو بھی محفوظ رکھیں، یہ ان کے لیے بہت پاکیزہ ہے، بے شک اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔

اگر مرد و عورت، لڑکے اور لڑکیاں اور مسلم سماج کا ہر طبقہ ان آیات قرآنیہ اور ان اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے لگ جائیں اور اجنبی مرد و عورت کی طرف میلان و نگاہ سے خود کو بچالیں، اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، پردہ کا اہتمام کریں تو ان کی عزت و عفت بھی محفوظ رہے گی اور ہمارا معاشرہ بھی پاکیزہ اور معطر ہو جائے گا۔

---

[1] سورۂ النور: ۳۰

بے پردہ رہنے والی عورتوں کا انجام:

جو عورتیں اور لڑکیاں پردہ نہیں کرتی ہیں اور فیشن کے نام پر غیر اسلامی لباس پہن کر اپنے حسن و جمال اور بناؤ سنگھار لوگوں پر ظاہر کرتی ہیں وہ اس روایت کو غور سے پڑھیں اور دیکھیں کہ بے پردہ رہنے والی عورتوں اور لڑکیوں کا انجام کتنا بھیانک ہوتا ہے۔

چنانچہ مروی ہے کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے معراج کی رات بہت سے عجائب دکھائے اُن میں یہ بھی تھا کہ آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایک عورت بالوں سے لٹکی ہوئی تھی اور اُس کا دماغ کھول رہا تھا۔ سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ یہ عورت اپنے بالوں کو غیر مردوں سے نہیں چُھپاتی تھی۔([1])

اس لئے میری ماں اور بہنو! اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کریں، پردہ کا اہتمام کریں، اپنے شوہروں کو خوش رکھیں اور دین کی تعلیمات پر عمل کر کے اپنی عفت و عزت کی حفاظت کریں۔ اگر آپ نے اس طرح زندگی گذارنی شروع کردی تو یقین جانیں آپ کا رب آپ کو جنت میں عزت کا مقام عطا فرمائے گا۔

آج کل ہمارے معاشرہ میں جس طرح بے پردگی عام ہونے لگی ہے، عورتوں اور لڑکیوں کے سروں سے دوپٹہ دور ہونے لگا، اجنبی مردوں سے بلا خوف و بے تکلف ملاقات یا موبائل پر گھنٹوں باتیں ہونے لگی ہیں کہ اللہ کی پناہ! اور یہی وجہ ہے کہ بے حیائیاں اور برائیاں جنم لے رہی ہیں۔ نہ دیور سے پردہ، نہ بہنوئی سے بات کرنے، ہنسی مذاق کرنے میں کوئی شرم اور نہ نند کے شوہر سے کوئی ہچکچاہٹ۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

”جیٹھ، دیور، بہنوئی، پھوپھا، خالو، چچازاد، ماموزاد، پھپھی زاد، خالہ زاد بھائی یہ سب لوگ عورت کے لیے محض اجنبی ہیں بلکہ ان کا ضرر نرے بیگانے شخص کے ضرر سے زائد ہے

---

[1] زواجر ج۲ص۹۷

کہ محض غیر آدمی گھر میں آتے ہوئے ڈرے گا اور یہ آپس کے میل جول کے باعث خوف نہیں رکھتے۔ عورت نرے اجنبی شخص سے دفعتاً میل نہیں کھا سکتی اور ان سے لحاظ ٹوٹا ہوتا ہے۔ ولہذا جب رسول اللہ ﷺ نے غیر عورتوں کے پاس جانے کو منع فرمایا ایک صحابی انصاری نے عرض کی یا رسول اللہ! جیٹھ دیور کے لیے کیا حکم ہے؟ فرمایا: "الحمو الموت" (رواہ احمد والبخاری عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔ جیٹھ دیور تو موت ہیں امام احمد اور بخاری اسے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔"([1])

زنا گناہ عظیم ہے:

اجنبی مرد و عورت اور لڑکے اور لڑکیوں کا دوستی کرنا اور دوستی کے نام پر بات چیت، ملاقات، گھومنا پھرنا اور پھر دھیرے دھیرے شیطان کے بہکاوے میں آکر جسمانی تعلق قائم کرنا یہ بہت بڑا گناہ ہے، قرآن و احادیث میں اس گناہ یعنی زنا کے بارے میں بہت سخت وعید آئی ہے اور ایسے لوگوں کو جہنم کے بہت ہی سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ اس لئے نہ اجنبی مرد و عورت اور لڑکے لڑکیاں دوستی کریں اور نہ زنا جیسے گھناؤنے گناہ میں مبتلا ہو کر اپنی زندگی اور آخرت برباد کریں۔

حضرت عبد اللہ بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم نے فرمایا: زانی (قیامت کے دن) اس طرح آئیں گے کہ ان کے چہروں سے آگ کے شعلے بھڑک رہے ہوں گے،،۔ (کنز العمال ج۵ ص ۱۲۵)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو اپنے ہم سایہ کی بیوی کے ساتھ زنا کرے۔ اور نہ ہی اسے (گناہوں سے) پاک فرمائے گا۔ اور اس سے فرمائے گا کہ دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تو بھی داخل ہو جا"۔([2])

---

1 فتاویٰ رضویہ، ج:۲۲، ص:۲۰۱۷، رضا فاؤنڈیشن، لاہور

2 کنز العمال ج۵ ص ۱۲۴

بنات والے توجہ دیں:

یہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ عصرِ حاضر میں مسلم خواتین میں دینی شعور بیدار ہو رہا ہے اور شہر شہر لڑکیوں کے لیے بنات و مکاتب اور دینی ادارے قائم ہو چکے ہیں، جہاں قرآن، حدیث، فقہ، سیرت اور دیگر اسلامی علوم کی تعلیم دی جاتی ہے، جو امت کے مستقبل کے لیے امید افزا ہے۔

لیکن افسوس کہ اسی کے ساتھ ساتھ بعض غیر محتاط اور غیر شرعی طریقے بھی فروغ پا رہے ہیں، جیسے کہ خواتین کے دینی پروگراموں میں مائک، لاؤڈ اسپیکر اور باجے کے ذریعے بلند آواز سے نعت، تقریر یا صلاۃ و سلام پڑھوانا، یہاں تک کہ ان کی آواز محافل کی حد سے نکل کر گلیوں، بازاروں اور غیر محرم مردوں کے کانوں تک پہنچتی ہے اور بعض مقامات پر ان کی باقاعدہ ویڈیو گرافی کر کے سوشل میڈیا پر نشر کیا جاتا ہے، جس سے پردے، حیا اور شرعی حدود مجروح ہو جاتی ہیں۔

ایک اور تشویشناک پہلو یہ ہے کہ بعض اداروں میں دینی نظموں یا کلام پر جسمانی حرکات، ایکٹنگ اور ایسے پروگرام کروائے جاتے ہیں جو صریحاً رقص سے مشابہ ہوتے ہیں اور پھر انہیں فخر کے ساتھ سوشل میڈیا پر نشر کیا جاتا ہے۔ اگرچہ ان کے لیے تعلیم یا تاثر کا عذر پیش کیا جاتا ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ سب اسلامی مزاج کے سراسر خلاف اور غیر اسلامی تہذیب کی نقالی ہے۔

یہ سب کہاں تک درست ہے اسے اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتویٰ کی روشنی میں ہی ملاحظہ فرمائیں اور بنات کے ذمہ داران اپنا محاسبہ کر کے شریعت کی روشنی میں اپنے ادارہ کو اور اپنے ادارہ میں ہونے والے پروگرام کا انعقاد کریں۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں:

”عورت کا خوش الحانی سے باآواز پڑھنا کہ نامحرموں کو اس کے نغمہ کی آواز جائے حرام ہے۔ نوازل میں فقیہ ابو اللیث میں ہے: ”نغمة المرأة عورة“ عورت کا خوش آواز کر کے پڑھنا ”عورت“ یعنی محل ستر ہے“۔[1]

1۔ فتاویٰ رضویہ ج:۲۳، ص:۲۴۲/۲۴۳، رضا فاؤنڈیشن، لاہور

فقیہ ملت مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ سے سوال ہوا"آج کل عورتیں میلاد میں نعت شریف بلند آواز سے پڑھتی ہیں اور پھر آخر میں صلاۃ وسلام تو اتنی زور سے پڑھتی ہیں کہ ان کی آواز گھر کے باہر دور تک پہنچ جاتی ہے، تو اس طرح عورتوں کو پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟اس کے جواب میں آپ تحریر فرماتے ہیں :"عورتوں کو اس طرح پڑھنا حرام، حرام، حرام ہے۔ سورہ نور، رکوع ۴ کی آیت کریمہ (ولا یضربن بأرجلهن) کے تحت تفسیر روح البیان میں ہے: "رفع صوتها بحيث يسمع الاجانب كلامها حرام" یعنی عورت کا اپنی آواز کو اس طرح بلند کرنا کہ اجنبی مرد سنیں حرام ہے، اور دالمختار جلد اول ۲۵۷ میں ہے:"رفع صوتهن حرام" یعنی عورتوں کو اپنی آواز اونچی کرنا حرام ہے ، لہٰذا ان پر لازم ہے کہ وہ نعت شریف اور صلاۃ و سلام اتنی آہستہ پڑھیں کہ گھر کے باہر آواز نہ جائے ،ورنہ ایسا میلاد شریف حضور سید عالم ﷺ کی خوشنودی کی بجائے ان کی ناراضگی اور آخرت کی بربادی کا سبب ہوگا۔

لہٰذا بنات کے اداروں کے ذمہ داران، منتظمین، معلمات اور سرپرست حضرات پر لازم ہے کہ وہ سنجیدگی سے اپنا محاسبہ کریں۔ یہ بات سمجھ لی جائے کہ ادارہ کھول لینا اور پروگرام منعقد کر لینا ہی کامیابی نہیں، بلکہ اصل کامیابی یہ ہے کہ ہر سرگرمی شریعتِ مطہرہ کی حدود میں ہو۔ خواتین کے دینی پروگرام اگر ہوں تو مکمل پردے کے ساتھ، بند ماحول میں، بغیر مائک یا اس انداز سے کہ آواز باہر نہ جائے، اور ویڈیو گرافی و تشہیر سے مکمل اجتناب کے ساتھ ہوں۔ اسلام عورت کی عزت، حیا اور عظمت کا محافظ ہے۔ اگر ہم خود ہی دین کے نام پر ان حدود کو پامال کریں گے تو پھر اصلاح کی بات بے اثر ہو کر رہ جائے گی۔ آج بھی وقت ہے کہ ہم شریعت کے سامنے سرِ تسلیم خم کریں، دین کو اپنی خواہشات کے تابع بنانے کے بجائے خود کو دین کے تابع بنائیں۔

معلمات بھی توجہ دیں:

سوشل میڈیا پر دستیاب بعض خواتین کے دینی پروگراموں کی ویڈیوز دیکھ کر نہایت افسوسناک منظر سامنے آتا ہے۔ بعض عالمات جب بحیثیتِ خطیبہ یا نعت خواں اسٹیج پر جلوہ گر ہوتی ہیں تو ان کا اندازِ خطابت، آواز کا اتار چڑھاؤ اور گرج دار لہجہ اس حد تک مبالغہ آمیز ہوتا ہے کہ سامعات کو

جذباتی ہیجان میں مبتلا کر دیتا ہے اور وہ مرد نعت خوانوں یا شاعروں کی تقلید کرتے ہوئے دینی وقار کی بجائے محض تاثر اور شہرت کے لیے خود کو پیش کرتی ہیں۔ یہ صورتحال دلبر شاہی، محمد علی فیضی اور دیگر ایسے افراد کے مبالغہ آمیز طرزِ ادا کی یاد دلاتی ہے جن پر اہلِ علم پہلے ہی سخت تنقید کرتے آئے ہیں۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ خواتین کی دینی محفلوں میں بھی وہی غیر محتاط اور جذباتی انداز رائج ہو رہا ہے جو مردوں کے اعراس یا رسمی عوامی اجلاسوں میں دیکھا جاتا ہے۔

تقریر کرنے والی بعض خواتین گلا پھاڑ کر داد طلب کرتی ہیں اور نعت خوانیاں سامعات کو ہاتھ اٹھوا کر جذبات میں مبتلا کرتی ہیں، جبکہ سامعات بعض اوقات کھلے عام ان کے لیے مالی تعاون بھی کرتی ہیں۔ یہ مناظر نہ صرف شرعی حدود اور حیا کے خلاف ہیں بلکہ خواتین کی دینی مجالس کی روح، سنجیدگی اور وقار کو بھی بری طرح متاثر کرتے ہیں۔

نعت خواں خواتین اور تقریر کرنے والی خواتین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی محافل میں شرعی حدود، حیا اور وقار کا مکمل خیال رکھیں۔ نعت پڑھتے وقت آواز نرم اور پر خلوص ہو، تاکہ سامعات کے دل میں عقیدت اور محبت پیدا ہو، نہ کہ صرف جذباتی شور یا مبالغہ آمیز انداز کے ذریعے اثر ڈالنے کی کوشش کی جائے۔ سامعات سے ہاتھ نہیں اٹھوائے جانے چاہئیں اور نہ ہی نعرے یا داد و تحسین کے لیے کوئی اشارے کروائے جائیں۔ تقریر کرتے وقت بھی لہجہ معتدل اور الفاظ موزوں ہوں، گرج دار آواز سے گریز کیا جائے، تاکہ محفل کی روح، سنجیدگی اور دینی وقار برقرار رہے اور سامعات صرف علم، شعور اور روحانی اثر سے متاثر ہوں۔

جلوس محمدی والے بھی توجہ دیں

کئی سالوں سے ملک نیپال کے مختلف شہروں میں دیکھا جا رہا ہے کہ بارہ ربیع الاول شریف کے موقع پر جلوس محمدی میں کثرت کے ساتھ نقاب پوش عورتیں، بالغ و نیم بالغ دوشیزائیں شریک ہو کر زینت جلوس بنتی ہیں، اور مردوں کی بھیڑ میں وہی نمایاں ہوتی ہیں اور انہیں کی طرف سب کی نگاہیں ٹکی رہتی ہیں۔ پہاڑ کے کچھ علاقوں میں بھی دیکھا مردوں، جوان لڑکوں کے ساتھ رنگ برنگ کپڑوں میں ملبوس، پیشانی پر گنبد خضریٰ والی پٹی باندھ کر ہاتھ لہراتی،

صدائیں بلند کرتی دیکھی گئیں، اسی طرح سرہا ضلع میں بھی لہان کے جلوس میں بھی کسی وارڈ کا نظارہ دیکھنے کو ملا، جو بہت ہی افسوس کا مقام ہے، غیرت منداور باحیا قوم کا یہ شیوہ نہیں ہے۔

لہٰذا اس طرح انہیں بھیڑ کا حصہ بنانا وہ بھی جلوس محمدی میں یہ کسی طرح مناسب وجائز نہیں، بلکہ حرام ہے، خواتین کی شرکت مزید فتنہ کا باعث ہوتی ہے۔اس لئے اہل علم اور شہر کے ذمہ داران کے ساتھ ان عورتوں اور لڑکیوں کے سرپرست بھی اس پر سختی سے پابندی لگائیں۔

حضور رحمت عالم ﷺ نے فرمایا:

اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ۔(ترمذی حدیث نمبر ۱۱۷۳)

یعنی عورت سراپا پردہ ہے جب یہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اسلامی اصول و قوانین پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور گناہوں کے کاموں سے بچائے رکھے اور ہم سب مسلمانوں کی بے حساب مغفرت فرماکر جنت کے حقدار بنائے۔آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

طالب دعا:

گدائے مصطفیٰ

ابوالعطر محمد عبدالسلام امجدی برکاتی

متھلا بہاری نگرپالیکا، تاراپٹی دھنوشا(نیپال)